آخر کب سمجھ آئی گی

آخر ہمیں یہ بات کب سمجھ آئی گی مغربی تہذیب نظر کو خیرہ کرتی ہے مگر یہ صناعی جھوٹے نگوں کی ریزہ کاری ہے اور

ے تمھاری تہذیب اپنے خنجر سے آپ ہی خودکشی کرے گی جو شاخ نازک پہ آشیانہ بنے گا ناپائیدار ہوگا

جس تہذیب کے ایک مفکر کے بقول ہم نے آسمان پر اُڑنا سیکھ لیا، خلا کو تسخیر کرلیا، سمندر کو کنگھال لیا مگر زمین پر انسان بن کر رہنا نہیں سیکھا۔ آج مغربی تہذیب میں مادر پدر آزادی ہے، اللہ سے آزاد، اخلاقی حدود و قیود سے آزاد، شرم وحیا کے قیود سے بھی سے آزاد۔ آج اس نظام کا نام روشن خیالی مگر دراصل یہ تاریک ترین خیالی ہے۔ انسان حیوانیت کی سطح پر آ گیا ہے۔ آخر ہمیں یہ بات کب سمجھ آئی گی کہ مغرب میں پیسے کی ریل پیل، تعلیم کا معیار بلند، لذت حاصل کرنے کے سارے دروازے چوپٹ کھلے ہوئے کہ جس طرح چاہو لذت حاصل کرو لیکن اسکے باوجود یہ حال ہے کہ خواب آور گولیاں کھا کھا کر اس کی مدد سے سو رہے ہیں۔ کیوں کہ دل میں سکون وقرار نہیں، وجہ یہ کہ گناہوں میں سکون تلاش کرتے پھر رہے ہیں۔ اور ہمارا ایمان یہ بن گیا ہے کہ

ے چیز وہ ہے جو بنے جو یورپ میں بات وہ ہے جو پاپیئر میں چھپے

کیا ہماری بصارتوں پر پردہ پڑ گیا ہیے کہ ہم یہ حقیقت دیکھنے سے قاصر ہیں کہ اہل مغرب اپنی تہذیب کے ہاتھوں اس قدر تنگ آ چکے ہیں کہ وہ اپنی دنیا کو خود اپنے ہاتھوں سے ختم کرنے کے درپے ہیں۔ انھوں نے مذہب کے خلاف بغاوت کی، مادہ پرستی کی دنیا تخلیق کی، پھر ایک ازم کے بعد دوسرا اور پھر تیسرا ازم پیش کرتے رہے۔ لیکن نجات کی کوئی صورت نہ پا کر اب خود غرقاب ہو رہے ہیں، ساتھ ہی دیگر اقوام کو بھی غرقاب کرنے کے درپے ہیں۔ آج مغربی یورپ اور امریکہ جس قسم کے مسائل کا سامنا کر رہے ہیں ان میں سے ایک روایتی ازدواجی رشتوں کی شکست وریخت اور یوں خاندان ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ نوجوان لڑکے اور مرد، کام اور پیشوں کے پرواہ کے بغیر عصمت دری اور غارت گری میں مصروف نظر آتے ہیں۔ اعداد وشمار بتاتے ہیں کہ ۱۹۷۶ میں برطانیہ میں غیر شادی شدہ مائیں ۹ فیصد تھی ۱۹۹۶ میں ۶۳ فیصد اور اب ان کو حقارت کی نگاہ سے دیکھا نہیں جاتا بلکہ یہ اسکا حق ہے جیسے چاہے ماں بنے یا نہ بنے۔ اس آزادی کے نتیجے میں شادی کے بندھن کمزور ہوئے ہیں اور طلاقوں کی کثرت ہوئی ہے۔ معاشرہ میں مرد اور عورت کے درمیان فطری تقسیم کار کا توازن بگڑ گیا ہے۔ نکاح کا رواج ختم ہوتا جا رہا ہے اور عورت معاش کمانے میں مصروف ہوگئی ہے، نسل بے راہ رو جنم لے رہی ہے اور خاندان کی شکست وریخت، معاشرے کی تباہی کا پیش خیمہ ہے۔ اب اس اخلاقی گراوٹ کو عالمگیر بنایا جا رہا ہے، اور نوع انسانی کی طویل تاریخ کے تمام حوادث کے مقابلے میں یہ کہیں زیادہ پیچیدہ اور سیاہ ترین ظلمت ہے۔ آخر ہمیں یہ بات کب سمجھ آئی گی کہ اگر ہم اس زہرِ ہلاہل کو تریاق سمجھ کر پی جائیں گیں تو ہم مغرب کے ہلاکت انگیز افکار سے اپنے پاکیزہ معاشرہ کو اپنے ہاتھوں جہنم زار بنا دیں گیں۔

آج ہم مسلمان مغرب کے اس افکار، تمدن اور تہذیب کو اپنے اوپر مسلط کرتے جا رہے ہیں۔ مغرب کی مجرمانہ حماقتیں، منافقتیں، تہمت تراشیاں، دروغ بافیاں، سنگدلانہ حرکات اور وحشت انگیز تصوراتی لذائذ غرض پورا کا پورا پاگل پن کے انسانیت سوز شعلوں کا شکار ہو رہے ہیں۔ ہماری امت اسقدر ماری گئی ہے کہ ہم مغرب کی نسوانی تحریک کی نہ صرف مدح کر رہے ہیں بلکہ اسکو روشن خیالی مان کر اسے فیشن کے

طور پر اپنا رہے ہیں۔ ہماری عورت بھی اب اپنے آپ کو اسلئے سنوارتی ہے کہ وہ اپنے حسن کا اظہار اپنے شوہر کے لئے نہیں بلکہ دوسروں کے لئے کرتی ہے۔ کیا ہم یہاں تک جانا چاہتے ہیں کہ ہماری عورت اپنی رضا اور منشا سے اپنی عفت گنوا کر اس پر فخر کرے۔ کیا ہماری عورت اپنے آپ کو ایک کامیاب تجارت بنانا چاہ رہی ہے۔ آخر ہمیں یہ بات کب سمجھ آئی گی کہ اگر مسلمان تہذیب وثقافت، معاشرت اور شریعیت پر اسلامی فکر اور تناظر سے غور کیا جائے تو اعتدال اور توازن نظر آئے گا۔ ہر سطح پر احتساب کی شرط کی وجہ سے انسانی زندگی کا ہر گوشہ تعصب، جہل اور جانبداری سے محفوظ ہے۔ اسی لئے قرآن نے امت مسلمہ کو خیر امت اور امت وسط قرار دیا ہے۔ (ہم نے پیدا کیا تم کو امتِ معتدل البقرہ ۱۴۳) اسکا دائرہ عمل سارے عالم اا ور انسانی زندگی کے سارے شعبوں پر محیط ہے۔ اعتقاد، عمل، عبادت، معاشرت، تمدن، اقتصادیات اور مالیات، غرض ہر شعبے میں اعتدال۔ لاریب اسلام ہی وہ نظام حیات ہے جو مرد اور عورت کو ایک دوسرے کا لباس قرار دیتا ہے، جہاں پاکیزہ جنسی رویہ اوران دونوں کے مابین رفاقت، چاہت اور زینت کے مطہر احساسات پیدا کر کے معاشرتی سکون اور اعلیٰ اخلاقی اقدار کی شکل میں نوع انسان کو مکمل امن فراہم کرنے کی ضمانت دی جاتی ہے۔ اسلام میں عورت کا وجود نہ صرف تسلیم کیا گیا ہے بلکہ عزت واحترام کے لحاظ سے اس کا ایک مقام متعین کیا گیا ہے۔ اسے نہ صرف وراثت میں شریک کیا گیا ہے بلکہ ایک دائرہ کار میں رہتے ہوئے اسے آزادی کی نعمت سے بھی نوازا گیا ہے۔ اسلام اسے اس امر کی اجازت دیتا ہے کہ وہ شدید ناچاقی کی صورت میں خلع حاصل کر سکتی ہے۔ نکاح کے پاکیزہ نظام سے محبت وایثار کی وہ فضا پیدا ہوتی ہے جس میں نسلیں صحیح تربیت کے ساتھ پروان چڑھتی ہے۔ معاش کی ذمہ داری مرد پر ڈالی گئی اور عورت پر خانگی ذمہ داری جس سے نہ صرف وہ محفوظ ہوتی ہے، بلکہ صالح نسل پروان چڑھتی ہے۔ درحقیقت اسلام نے عورت کو اس کی فطرت ورطبیعت کے حساب سے حقوق عطا کئے ہیں اور ان کو مکمل تحفظ فراہم کیا ہے۔

تو یہ کس درجے کی عقلمندی ہے اور کہاں کی حکمت ہے کہ اللہ کی عطا کی ہوئی تعلیمات (اسی نے تمام مخلوقات پیدا کی ہیں اور وہی جانتا ہے اپنے بندوں کے متعلق کس قسم کا نظام ہونا چاہیئے) کو پس پشت ڈال کر انسانی نظام اپنایا جائے۔۔ بقول اقبال ؎ خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمی ﷺ آخر ہمیں یہ بات کب سمجھ آئی گی کہ جس قسم کے ہمارے اعمال آج ہوں گے اسی قسم کا ہمارا کل ہوگا۔ کیا ہمارا یہ ایمان نہیں ہے کہ اس دنیا کی زندگی کے بعد بالا آخر موت ہے اور پھر ہمیشہ کی زندگی، تو تیاری اس طرح ہونی چاہیئے کہ کسی بھی وقت بلاوا آسکتا ہے، آخر ہمیں یہ بات کب سمجھ آئی گی کہ ہمارے پاس تو روشن ہدایت یعنی قرآن اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہے اور اس کو پیٹھ پیچھے رکھ کر، تکیہ بنا کر ہم غیروں کا تھوکا چاٹ رہے ہیں۔

؎ وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہو کر اور ہم خوار ہوئے تارک قرآں ہو کر

آخر ہمیں یہ بات کب سمجھ آئی گی یا ہم سمجھنا نہیں چاہتے۔

؎ وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

☆ آل عمران: ۱۷۴ لوگو تمھارے رب کی طرف سے تمھارے پاس روشن دلیل آگئی ہے اور ہم نے تمھاری طرف ایسی روشنی بھیجی ہے جو تمھیں سیدھا راستہ دکھانے والی ہے۔

ہم ہرنماز میں سورت الفاتحہ پڑھتے ہیں اور اللہ سے دعا مانگتے ہیں کہ ہمیں سیدھا راستہ دکھا (اھد نا الصرط المستقیم) اور اسی کی دی ہوئی ہدایت جسکے ہم دعیدار ہیں اسکو رجعت پسندی، شدت پسندی، قدامت پسندی اور دہشت گردی کہتے ہیں۔ نتیجہ یہ کہ نہ صرف ہدایت و فلاح سے دور ہیں بلکہ بدترین خسارے کا شکار ہورہے ہیں۔ ☆ سورت الاحزاب ۳۶ : کسی ایمان دار مرد اور عورت کو زیبا نہیں جب اللہ اور اسکے رسول ﷺ کوئی فیصلہ کرے تو اس میں وہ اپنی طرف سے مرضی پر چلیں۔ سورت النور ۵۱ : ایمان والوں کی شان یہ ہے کہ جب ان کو اللہ اور اس کے رسول کے فرامین کی طرف بلایا جائے تو وہ دل سے کہیں کہ اے اللہ ہم نے جو کچھ سنا ہے اس کی ہم اطاعت کرتے ہیں تو ایسے لوگ ہی دنیا اور آخرت دونوں میں کامیاب رہے۔

تو ایمان والوں ! اللہ اور اسکے رسول ﷺ پر اب غور نہ کرو گے تو کب کرو گے۔ کیا اب لوٹنے کا وقت نہیں آیا ہے جب کہ ہمارے اعمال کی وجہ سے پاکستان میں رمضان المبارک جیسے مہینہ میں اور رحمت والے عشرے میں شدید ترین زلزلہ آیا۔

☆ مساوات ☆ الاحزاب: ۳۵ بالیقین جو مرد اور جو عورتیں مسلم ہیں، ایمان والے اور ایمان والیاں ہیں، راست گو اور راست باز ہیں، صبر کرنے الے اور صبر کرنے والیاں ہیں، اللہ کے آگے جھکنے والے اور جھکنے والیاں ہیں، صدقہ دینے والے اور صدقہ دینے والیاں ہیں، روزہ رکھنے والے اور روزہ رکھنے والیاں ہیں، عصمت مآب ہیں، اور اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والے اور کثرت سے یاد کرنے والیاں ہیں، اللہ نے (ان مردوں اور عورتوں) کے لئے مغفرت اور بڑا اجر مہیا کر رکھا ہے۔ ☆ آل عمران ۱۹۵۔۔ میں تم میں سے کسی بھی عمل کرنے والے کے کسی بھی عمل کو ضائع کرنے والا نہیں ہوں خواہ وہ عمل کرنے والا مرد ہو خواہ عورت۔ تم سب ایک دوسرے ہی میں سے ہو۔ النسا ۱۳۲: اور اللہ نے مرد و عورت میں سے ایک دوسرے کو جو فضیلت دی ہے اس کے لئے ارمان نہ کرو۔ مرد حصہ پائیں گیں اس میں سے جو وہ کمائیں کریں گیں اور عورتیں حصہ پائیں گیں اس میں سے جو وہ کمائیں گیں۔ ☆ غور فرمائیے کہ ہماری مائیں آپ ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن سے کیا خطاب ہورہا ہے تو ہما شما کس قطار میں ہیں ☆ الاحزاب ۳۲ا۔۳۳ نبی کی بیویو! تم عام عورتوں کی طرح نہ ہو۔ اگر تم اللہ سے ڈرنے والی ہو تو نرم اور شیریں انداز سے بات نہ کرو، مبادا دل کی خرابی میں مبتلا کوئی شخص (منافق) لالچ میں پڑ جائے، بلکہ صاف سیدھی بات کرو۔ اور اپنے گھروں میں ٹک کر رہو اور سابق دور جاہلیت کی سی سج دھج نہ دکھاتی پھرو۔ نماز قائم کرو، زکوۃ دو اور اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی اطاعت کرو۔ اللہ تو یہ چاہتا ہے کہ تم اہل بیت نبی ﷺ سے گندگی کو دور کرے اور تمھیں پاک کردے، جیسا کہ تمھیں ہونا چاہئے۔ تو اب کوئی گنجائش ہے کہ عورت اسٹیج پر آکر گائے، ناچے، ریڈیو پر عاشقانہ گانا گائے، ڈراموں میں کام کرے، ہوائی میزبان بنائے جائے، کلبوں اور اجتماعی تقریبات اور مخلوط مجالس میں بن ٹھن کر آئیں اور مردوں سے خوب مل جل کر بات چیت اور ہنسی مذاق کریں۔ ☆ حجاب ☆ الاحزاب ۵۳ اور (اے مسلمانو!) اگر تمھیں نبی ﷺ کی بیویوں سے کوئی چیز مانگنی ہو تو پردے کی اوٹ سے مانگو۔ تو اب یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ مردوں اور عورتوں کا بے تکلف ماحول ہو۔ ☆ چہرہ کا پردہ ☆ الاحزاب ۵۹ اے نبی ﷺ اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور اہل ایمان کی عورتوں سے کہہ دیجیے کہ اپنے اوپر اپنی چادروں کے پلو لٹکا لیا کریں۔ یہ زیادہ مناسب طریقہ ہے تاکہ وہ پہچان لی جائیں اور ستائی نہ جائیں، اور اللہ غفور و رحیم ہے۔ چنانچہ اس آیت کی رو سے ستر و حجاب لازم و واجب ہوگیا۔ ☆ دیگر ہدایات

☆ النور۳۱:اور وہ اپنے پیر زمین پر مارتی ہوئی نہ چلا کریں کہ اپنی جو زینت انھوں نے چھپا کر رکھی ہے اس کا علم لوگوں کو ہو جائے۔☆

نظروں کی حفاظت☆ النور۳۰ ۔۳۱ : (اے نبی ﷺ) مومن مردوں سے کہہ دیجیئے کہ اپنی نظریں بچا کر رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں۔ یہ ان کے لئے زیادہ پاکیزہ طریقہ ہے۔ جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ اس سے باخبر ہے۔ اور (اے نبی ﷺ) مومن عورتوں سے کہہ دیجیئے کہ اپنی نظریں بچا کر رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ سنگھار نہ دکھائیں بجز اس کے جو خود ظاہر ہو جائے۔ اور اپنی سینوں پر اپنی اوڑھنیوں کے آنچل ڈالے رہیں۔ ☆ بے حیائی☆ النور بے شک جو لوگ چاہتے ہیں کہ ایمان والوں میں برائی پھیل جائے تو ان کے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ہو۔

الاعراف ۷: آپ ﷺ فرما دیجئے کہ البتہ میرے رب نے حرام کیا ہے تمام فحش باتوں کو ان میں جو علانیہ ہیں اور ان میں جو پوشیدہ ہیں

النور۲۱ :اے ایمان والو تم شیطان کے قدم بہ قدم نہ چلو۔ اور جو شخص شیطان کے قدم بہ قدم چلتا ہے تو وہ بے حیائی اور نا معقول ہی کام کرنے کو کہے گا۔

☆ مشابہت☆ سنن ابی داؤد آپ ﷺ نے ان عورتوں اور مردوں پر لعنت فرمائی ہے جو ایک دوسرے کی مشابہت اختیار کرتے ہیں۔☆ نظروں کی حفاظت☆ نبی اکرم ﷺ کی طویل حدیث ہے کہ: آنکھیں زنا کرتی ہیں اور ان کا زنا نظر ہے۔ ☆ بے حجابی ☆ بخاری میں ایک طویل روایت کے آخری الفاظ ہیں: دنیا میں اکثر کپڑے پہننے والیاں آخرت میں ننگی ہوں گی۔ مسلم کی ایک روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے دوزخیوں کے دو گروہوں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ان جیسے لوگ میں نے آج تک نہیں دیکھے۔ پھر آپ نے ایک گروہ کا یوں تذکرہ کیا کہ ایک تو وہ خواتین ہیں جو کپڑے پہننے کے باوجود بے پردہ دار ننگی دکھائی دیں نہایت تنگ اور باریک لباس کی وجہ سے کہ سامنے سے چھاتیاں ابھری نظر آئیں اور جدید فیشن کے ملبوسات کے ذریعے گذرتے ہوئے لوگوں کو اپنی طرف مائل کریں اور خود بھی ان کی طرف مائل ہوں اور یہ کہ ان کے سر کے بال بختی نسل کے اونٹوں کی کوہانوں جیسے اونچے بنئے گئے ہوں جو ایک جانب سینچے کی طرف لٹکے ہوئے بھی ہونگیں۔ ایسی عورتیں جنت میں جائیں گیں اور نہ ہی جنت کی خوشبو سونگھ سکیں گیں جس کی خوشبو ایک مہینہ کی لمبی مسافت سے سونگھی جاتی ہے۔

توبہ کا دروازہ ہمیشہ کھلا ہے۔ توبہ کر کے ہمیشہ کے لئے تمام گناہوں کو چھوڑنا ہوگا۔ اللہ کو راضی کرنا ہوگا تو ہی بات بنے گی۔ ہر فرد انفرادی توبہ کرے، اپنی معشیت، معاشرت اور عبادات کو درست کرلے یعنی شریعت کے مطابق ڈھالے، دین اپنے اوپر قائم کرے اور اپنے اعیال اور قریبی لوگوں تک پھنچائے، اور پوری قوم اجتماعی توبہ کرے اور اللہ کا نظام پورے ملک اور پوری دنیا میں قائم کرے اور اسکے لئے کوشش کرے۔ مغربی پروپگینڈے کا شکار نہ ہوں۔ ان کا مقصد اور ہدف مسلم معاشرے کو اخلاقی قدروں سے گرانا اور مسلم خواتین کے اندر بے حیائی اور فحاشی وعریانی کو فروغ دے کر ان کو ان کی شرعی حدوں مذہبی، دینی اور اخلاقی قدروں سے دور کرنا ہے۔ اللہ ہم سب کو صرف اسی کی طرف لوٹنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

التحریم ۸: اے لوگو جو ایمان لائے ہو صاف دل سے توبہ کرو۔ امید ہے کہ وہ برائیاں تم سے دور کر دے اور ایسی جنت میں داخل کر دے

جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گیں۔

الفاتحہ ا تا ۴: ساری تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام کائنات کا رب ہے لا انتہا بخشش والا اور مسلسل بخشش والا۔ روز جزا کا مالک ہے۔ ہم تیرا ہی حکم بجالاتے ہیں اور تجھ ہی سے آسرا رکھتے ہیں۔

فاروق احمد

پیشکش pdf format از www.hamditabligh.net